بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

ہفتہ وار

درس قرآن

Darse – e – Qur'an

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

درس نمبر: 2

سورۃ الفاتحہ

The Opening Chapter of the Quran

قرآن کریم کی سورتوں کے آغاز میں مماثلت

قران کریم کی بعض سورتوں کے آغاز میں مماثلت پائی جاتی ہے:

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز اللہ کی حمد (الحمد للہ) سے ہوتا ہے: سورۃ الفاتحہ، سورۃ الانعام، سورۃ الکھف، سورۃ سباء، سورۃ فاطر۔ یہ

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا اغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح (سبّح یا یسبّح) سے ہوتا ہے: سورۃ الحدید، سورۃ الحشر، سورۃ الصف، سورۃ الجمعہ، سورۃ التغابن۔

قرآن مجید کی سات سورتوں کا آغاز حٰمٓ سے ہوتا ہے۔ انہیں حوامیم سبعہ یا آل حم کہا جاتا ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما ان سورتوں کو قرآن مجید کا خلاصہ لباب القرآن اور جنت کے سرسبز باغات روضٰت الجنّٰت کہتے ہیں۔ ان سات سورتوں کے نام یہ ہیں: 1۔ مومن، 2۔ حم سجدہ (دوسرا نام سورۃ فصلت)، 3۔ شوریٰ، 4۔ زخرف، 5۔ دخان، 6۔ جاثیہ، 7۔ احقاف۔

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز نبی کریم ﷺ سے منسوب ہے۔ ان سورتوں کا آغاز یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ سورۃ احزاب، سورۃ الطلاق، سورۃ التحریم، سورۃ المزمّل، سورۃ المدثّر۔

قرآن مجید کی پانچ سورتوں کا آغاز صیغہ امر قُلْ سے ہوتا ہے۔ مثلاً قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ۔ یہ پانچ سورتیں یہ ہیں: سورۃ جن، سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس۔

قرآن کریم کی پانچ سورتیں حرف ندا "یا" سے شروع ہوتی ہیں مثلاً یاایّھاالناس۔ یہ سورتیں سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الحج، سورۃ الحجرات، سورۃ الممتحنہ۔

قرآن مجید کی کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام

قرآن مجید کی کئی سورتوں کے ایک سے زیادہ نام آئے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کے نام

سورہ فاتحہ کے بھی کئی نام آئے ہیں جو تقریباً 25 ہیں۔ مشہور نام یہ ہیں:

دیباچہ قرآن،

Preface of the Quran

سورۃ الحمد۔ اس سورت میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کی گئی

سورۃ الصّلوٰۃ۔ نماز کی سب سے اہم سورت،

سورۃ الدعاء۔ (یہ سورت دراصل ایک دعا ہے۔ اس میں دعا کا طریقہ بھی سکھایا گیا)

سورہ سبع مثانی۔ (بار بار دہرائی جانے والی سات آیات)

ام الکتاب۔ کتاب کی اصل، بنیاد

امّ القرآن،

اساس القرآن۔ اس سورت کو قرآن کی اساس، بنیاد اور جڑ کہا گیا۔

عبد اللہ بن عبّاسؓ سے مروی ہے: اساس الکتب القرآن و اساس القرآن الفاتحہ و اساس الفاتحۃ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ تمام کتابوں کی اساس قرآن ہے، قرآن کی بنیاد سورۃ الفاتحہ ہے، اور سورۃ الفاتحۃ کی بنیاد بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ہے۔

اس کو سورۃ الوافیہ بھی کہتے ہیں یعنی اس سورت کا ادب یہ ہے کہ اس سورت ک پورا اور مکمل پڑھا جاتا ہے۔

اس کو سورۃ الکافیۃ بھی کہتے ہیں یعنی یہ سورت ہماری بہت ساری دینی اور دنیاوی ضروریات کیلئے کافی ہے۔

سورت فاتحہ پر عمل کرنے سے باقی قرآن پر عمل آسان ہو جاتا ہے۔

سورۃ الکنز۔ اس سورت کو سورۃ الکنز (خزانہ) بھی کہا گیا۔

سورہ شفاء،

اس سورت کو سورۃ الرّقیہ اور دم والی سورت بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کو بیماری میں شفاء کی نیت سے پڑھنا یا پڑھ کر مریض پر دم کرنا ایک مسنون عمل ہے۔ جادو، نظر بد کیلئے یا عام حفاظت بھی اس سورت کو پڑھا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ ایک بے مثل سورت ہے۔ اس جیسی کوئی اور سورت کسی آسمانی کتاب بشمول قرآن مجید موجود نہیں۔

اس سورت سے قرآن کا آغاز ہوتا ہے،

نزول کے اعتبار سے پہلی مکمل نازل ہونے والی سورت ہے،

یہ ایک لحاظ سے قرآن کا خلاصہ ہے،

نماز بھی اسی سے شروع ہوتی ہے،

حدیث: لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک سورت فاتحہ کی تلاوت نہ کیجائے۔

سورت فاتحہ سات آیات پر مشتمل سورت ہے جس میں ہمیں:

دعا کا طریقہ بتایا گیا۔ کس سے دعا مانگی جائے اور کیسے مانگی جائے۔

حدیث: جب اللہ سے دعا مانگو تو سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجو، اسکے بعد اللہ کے سامنے اپنی حاجت پیش کرو۔

سورہ فاتحہ کے تین حصے ہیں۔

شروع میں اللہ کی حمد و ثنا ہے۔

درمیان میں اللہ کی تعریف بھی ہے اور بندے کی درخواست بھی ہے۔

آخری حصے میں بندے کی دعا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر حدیث قدسی کی روشنی میں

ایک حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر لیا ہے۔ آدھی سورہ فاتحہ میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے۔

جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"حمدنی عبدی" میرے بندے نے میری حمد بیان کی"

جب الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اثنی علی عبدی۔ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی

جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

میرے بندے نے میری عظمت و بزرگی کا اعتراف کیا

جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ھٰذا بینی و بین عبدی۔ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے

جب بندہ اھدنا الصّراط المستقیم سے آخر تک کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ھٰذا العبدی ولعبدی ماسأل۔ یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے اسے مل جائے گا۔

اہم تفسیری نکات

قرآن کی پہلی آیت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

First verse of Qur'an

In the Name of Allah—the Most Compassionate, Most Merciful.

اگرچہ تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم کو قرآن کے شروع میں نہیں لکھا جاتا مگر اس کا پڑھنا تلاوت سے پہلے ضروری ہے۔ کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا مگر قرآن پڑھنے سے پہلے بسم اللہ کے ساتھ تعوّذ بھی پڑھنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ سورہ نحل میں ارشاد ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔(النحل ۱۶:۹۸) پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطانِ رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔

نماز میں بھی سورہ فاتحہ سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھنی چاہئیں۔

Word Allah is unique

اللہ ایک خاص نام ہے جو صرف ذات باری تعالیٰ ہی کیلیئے بولا جاسکتا ہے۔ عربی گرائمر میں اس کو اسم جامد کہتے ہیں یعنی اس سے اور لفظ نہیں بن سکتے۔ اس نام کا تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث بھی نہیں بن سکتے۔

یہ لفظ اللہ کی ذات وصفات کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔

یہ اللہ کا ذاتی نام ہے، باقی سارے نام صفاتی ہیں۔

بسم اللہ کی اہمیت

بسم اللہ کا مطلب ہے:

اللہ کے نام کے ساتھ

اللہ کے نام کی مدد سے

اللہ کے نام کی برکت سے

Saying Bismillah.... is recommended before performing any permissible deed.

بسم اللہ ایک دعائیہ کلمہ ہے جو ہر سلیم الفطرت انسان کے دل کی صدا ہے۔

ہر کار خیر اور قابل ذکر جائز کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

حدیث: جو کام بسم اللہ سے نہ شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت اور نا مکمل رہتا ہے۔

قرآن کی پہلی وحی کی پہلی آیت کے اندر بھی یہی حکم دیا گیا۔اقراء باسم ربّک۔اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھنا شروع کرو۔

بسم اللہ پڑھنا سنت انبیاءؑ ہے۔

قرآن مجید کے اندر حضرت سلیمانؑ کی بسم اللہ کا ذکر ہے جو انہوں نے ملکہ سباء کو خط کے شروع میں لکھی تھی۔

انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم۔

قرآن میں نوحؑ کی بسم اللہ پڑھنے کا ذکر ہے جو انہوں نے کشتی کے سفر سے پہلے پڑھی۔بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا۔۔۔

بسم اللہ کی برکات

The blessings of saying Bismillah

بسم اللہ کی برکت سے انسان کے کاموں میں اللہ تعالٰی کی طرف سے توفیق، تائید اور مدد شامل ہو جاتی ہے اور وہ کام جلدی مکمل ہو جاتا ہے۔

انسان صحیح ترین نکتے سے کام کا آغاز کرتا ہے۔

A Positive start

بسم اللہ سے شروع کیا گیا کام شروع سے لے کر آخر تک بابرکت رہتا ہے۔

قرآن کھولو تو سب سے پہلی آیت میں اللہ تعالٰی کی صفت رحمت کا دو دفعہ تذکرہ ہے۔

کہ اللہ دنیامیں بھی مہربان اور آخرت میں بھی مہربان۔ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا۔

سورت الفاتحہ کی دوسری آیت میں دوبارہ اللہ کی رحمت کا دو دفعہ تذکرہ ہے۔ الرحمٰن الرّحیم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔جو تمام کائنات کا رب ہے۔

All praise is for Allah—Lord of all worlds,

الحمد للّٰہ کلمہ ثنا بھی ہے اور کلمہ شکر بھی ہے۔

حدیث: مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلاَّ كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ (ترمذی)

اگر اللہ انسان کو نعمت عطا کریں اور انسان اس کا شکر ادا کرتے ہوئے الحمدللہ کہے تو دی ہوئی نعمت لے لی ہوئی نعمت سے افضل ہے۔

دوسری حدیث کے اندر فرمایا کہ اگر میری امت میں سے کسی کو اللہ دنیا بطور نعمت عطا فرمادیں اور وہ الحمدللہ کہے تو یہ کلمہ دنیا کی نعمت سے افضل ہو جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلهَ إِلَّا اللهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لله۔

سب سے بہترین ذکر لا الٰہ الّا اللہ ہے اور سب سے بہترین دعا الحمدللہ ہے۔(ترمذی،ابن ماجہ)

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ، وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ، وَإِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ

اللّھم لک الحمد کما ینبغی لجلال و جھک وعظیم سلطانک۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت کا) مالک ہے۔

the Most Compassionate, Most Merciful. Master of the Day of Judgment.

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں

You ˹alone˺ we worship and You ˹alone˺ we ask for help.

یہ آیت ہمیں ہماری زندگی کا نصب العین بتاتی ہے۔یہ آیت ہماری زندگی کی سمت کو درست کرنے کیلئے کافی ہے۔

ہدایت کی دعا

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ

(اے اللہ) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

Guide us along the Straight Path.

ہم سب ہر نماز میں ہدایت کی بار بار دعا کرتے ہیں۔جو بھی نماز پڑھ رہا ہے چاہے بہت بڑا عالم ہے،امام ہے،اللہ کا ولی ہے،عام مسلمان ہے،گناہگار ہے یا نیک ہے سب ہدایت کی دعا کرتے ہیں اس لیے کہ سیدھے راستے پر چلنا سب کیلئے ضروری ہے چاہے وہ عالم ہو یا عام آدمی۔

صراط مستقیم کیا ہے؟

What is Right Path?

صراط مستقیم سے مراد قرآن وسنّت کا راستہ ہے۔

حدیث: علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔۔۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے کہ صراط مستقیم سے مراد دین اسلام ہے۔حضرت جابرؓ کا بھی یہی قول ہے۔

مجاہدؒ فرماتے ہیں اس سے مراد حق ہے۔

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم وہ ہے جس پر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا۔

دراصل یہ سب اقوال صحیح ہیں۔قرآن وسنت کا تابع دراصل حق کا تابع ہے اور حق کا تابع اسلام کا تابع ہے اور اسلام کا تابع قرآن کا مطیع ہے اور قرآن اللہ کی کتاب،اس کی مضبوط رسی اور اس کی سیدھی راہ ہے۔لہٰذا صراط مستقیم کی تفسیر میں یہ تمام اقوال صحیح ہیں اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔

ہدایت ملنے کے بعد ہدایت کی دعا کیوں؟

یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ بندہ مومن کو تو اللہ کی طرف سے ہدایت حاصل ہو چکی ہے پھر نماز اور غیر نماز میں بار بار ہدایت مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد ہدایت پر ثابت قدمی کی دعا ہے۔ اس لئے کہ بندہ ہر ساعت اور ہر حالت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور رہنمائی کا محتاج ہے۔ وہ خود اپنی جان کے نفع نقصان کا مالک نہیں بلکہ دن رات اپنے اللہ کا محتاج ہے اسی لئے اسے سکھایا گیا کہ ہر وقت وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتا رہے اور ثابت قدمی اور توفیق چاہتا رہے۔ نیک بخت انسان وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے در کا بھکاری بنا لے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا گیا:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا باللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ۔ اے ایمان والو! اللہ پر، اس کے رسولوں پر اس کی اس کتاب پر، جو اس نے اپنے رسول کی طرف نازل فرمائی اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل ہوئیں، سب پر ایمان لاؤ۔ (النساء۔136)

اس آیت میں ایمان والوں کو ایمان لانے کا حکم دینا ایسا ہی ہے جیسے یہاں ہدایت والوں کو ہدایت کی طلب کرنے کا حکم دینا۔ مراد دونوں جگہ ثابت قدمی اور استمرار ہے اور ایسے اعمال پر ہمیشگی کرنا جو اس مقصد کے حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔

دوسری جگہ اللہ رب العزت نے اپنے ایمان دار بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ یہ دعا کریں: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

یعنی اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما تو بہت بڑا دینے والا اور عطا کرنے والا ہے۔ (آل عمران:8)

ایک روایت کے اندر آتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق (رض) نماز مغرب کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اس آیت کو پوشیدگی سے پڑھا کرتے تھے۔

پس آیت اھدنا الصراط المستقیم کا مطلب یہ ہوا کہ: اے اللہ ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ اور اس سے ہمیں نہ ہٹا۔

(واللہ اعلم)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ۔

ان لوگوں کے راستے پر ہمیں چلا کہ جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔
اور نہ گمراہوں کے راستے پر ہمیں چلا۔

(Guide us to) the Path of those You have blessed—not those You are displeased with, or those who are astray.

سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنی چاہیے۔

We should say Ameen at the end of Surah Fatiha which means:
O Allah! Accept our Dua/Prayer.

إِذَا قَالَ يَعنِي الْإِمَامَ : وَلَا الضَّالِّينَ، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ۔(مسلم)

جب امام ولاالضّالین کہے تو تم آمین کہو، اللہ تم سے محبّت کریں گے۔

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔۔۔

The Messenger of Allah (PBUH) said:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔(بخاری،مسلم)

When the Imam says, ' Amin', then say, 'Amin', because whoever says, Amin' with the angels, his previous sins will be forgiven.